رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

D.,/1 0 5 2.5-

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

یوم دوشنبہ (اتوار)

۵ رجب ۱۳۶۹ھ فی پرچہ ۱ر

چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،
سہ ماہی ۷ ،
ماہوار ۲/۸ ،

جلد ۳۸/۴	۲۳ شہادت ۱۳۲۹ ہش	۲۳ اپریل ۱۹۵۰ء	نمبر ۹۶

مختصر میعاد کے تجارتی سمجھوتے کی رو سے ۱۳ کروڑ روپے کے سامان کا تبادلہ ہو سکے گا

کراچی ۲۲ اپریل۔ پاکستان و بھارت کے درمیان مختصر میعاد کا جو تجارتی سمجھوتہ کل ہوا ہے اس کی رو سے دونوں ملکوں میں ۱۳ کروڑ روپے کی مالیت کے سامان کا تبادلہ ہو سکے گا۔ دونوں ملکوں کے اعلیٰ تجارتی حلقوں نے اس سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ یہ تبادلہ مساوی مالیت کا ہوگا۔ یعنی اس تبادلے کی رو سے مالیت کا حساب برابر کر دیا جائے گا۔ اس کی رو سے تجارت صرف سرکاری طور پر ہی نہیں ہو گی بلکہ غیر سرکاری طور پر بھی عام تجارتی ذرائع کی وساطت سے لین دین ہو سکے گا۔ البتہ حکومت اس قسم کے لین دین پر نگرانی اور کنٹرول رکھنے کی کوشش کرے گی۔ خبر ملی ہے کہ گو اس معاہدے میں کوئلے کی درآمد اور پاکستان سے بھارت کو خام کپاس کی برآمد کا ذکر نہیں۔ لیکن بہت جلد ان کی گنجائش پیدا ہو گی اور بھارت کو بولے برآمد کئے جا سکیں گے۔ اس معاہدے کی تمام تفصیلات اگلے ہفتے کے اندر اندر شائع ہو جائیں گی۔ بعدہٗ مختصر میعاد کا سمجھوتہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۰ء تک نافذ العمل ہو گا کراچی کے درآمدی برآمدی تجارتی حلقوں نے اور بمبئی کے تجارتی مرکزوں نے دونوں ملکوں کے اس معاہدے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اسی طرح دیگر بین المملکتی مسائل بھی حل ہو سکیں گے

روس و چین میں سمجھوتہ

ماسکو ۲۲ اپریل۔ آج روس کی مرکزی حکومت اور چین کی عوامی حکومت کے درمیان تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ روس اس معاہدے کی رو سے چین کو خام اشیاء اور صنعتی سامان دیگا۔

گندم اور آٹا گندم کی نقل و حرکت سے پابندیاں ہٹا لی گئیں

لاہور ۲۲ اپریل۔ حکومت پنجاب نے فوری طور پر گندم اور آٹا گندم کی خرید و فروخت نیز نقل و حرکت پر سے تمام پابندیاں ہٹا دی ہیں۔ اس حکم سے صرف راشن بند علاقے لاہور راولپنڈی اور ہندوستانی سرحد کے ساتھ دس دس میل کے لمبے رقبے مستثنیٰ ہوں گے۔ قومی مفاد کے پیش نظر حکومت نے مزید فیصلہ کیا ہے کہ عوام کو یہ اشیاء تمام سال کنٹرول شدہ نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے لاہور اور راشن بند علاقوں میں موجودہ راشننگ جاری رکھا جائے۔ البتہ حکومت بازاری قیمتوں پر احتیاط کی نظر رکھے گی تاکہ راشن شدہ اور غیر راشن شدہ علاقوں کے نرخ متوازی رہیں۔ اسی اصول کے پیش نظر راشن بند شہروں میں راشن شدہ اشیاء کی درآمد مکمل طور پر بند کر دی جائے۔ واضح رہے کہ گندم کے راشن کا پیمانہ حال ہی میں بڑھایا جا چکا ہے۔ ——

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے درآمد شدہ پتھر کے کوئلے کی زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت تمام ضلع میں ساڑھے چار روپے من مقرر کی ہے۔

چوہدری غلام عباس کی تصریحات

۲۲ اپریل۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چوہدری غلام عباس نے اپنے پہلے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستانی اور ڈوگرہ فوج کی بجائے بھارتی مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی ملیشیا کی جو تجویز پیش کی تھی وہ ان کی اپنی تھی اور حکومت پاکستان اس کی پابند نہیں انہوں نے یہ تجویز اس خیال سے پیش کی ہے کہ کشمیر کا مسلمان اس کے باوجود پاکستان کے حق میں سو فیصدی ووٹ دے گا۔

گرم کے بیوپاریوں کیلئے

لاہور ۲۲ اپریل۔ دمشق کی مشنو گراتھ اینڈ ایگریکلچر کارپوریشن نے چھ ہزار ٹن پاکستانی گرم خریدنا منظور کیا ہے۔ دمشق میں گرم برآمد کرنے کی خواہشمند فرمیں اور گرم کے دیگر بیوپاری گرم کے نمونے قیمتیں معہ دیگر شرائط بشمول ادائیگی از دمشق میں پاکستانی سفیر (سیریا) کو فوراً روانہ کریں۔ مزید معلومات وزارت خوراک و زراعت سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

وزیر خارجہ پاکستان کی مراجعت

لنڈن ۲۲ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کل سہ پہر کراچی پہنچ رہے ہیں۔ آپ نے کل اسلامک کلچرل ایسوسی ایشن کے ایک جلسے میں شرکت فرمائی جو یوم اقبال منانے کے سلسلے میں منعقد کیا گیا تھا۔ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں نے کل برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور وزیر تعلقات مسٹر بیون سے بھی ملاقات کی۔

نزدیک و دور سے

پشاور ۲۲ اپریل۔ وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خاں نے پاکستان و بھارت کے مابین تازہ تجارتی معاہدے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ اب دوسرے بین المملکتی نزاعی امور کو سلجھانے کی بھی کوشش کی جائے گی

ٹوکیو ۲۲ اپریل۔ ٹوکیو میں مقیم مشرق بعید کے نمائندوں اور دیگر ماہرین کی اقتصادی کانفرنس ختم ہو گئی۔ اس میں مشرق اور جنوب مشرقی ایشیاء کی اقتصادی ترقی کی سکیموں پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ علاوہ ازیں باہمی اشتراک اور تعاون حاصل کرنے کے متعلق امور زیر بحث آئے۔

کراچی۔ ۲۲ اپریل۔ ۴-۵ مئی کو پاکستان و بھارت کے مدیران کی کانفرنس کی مجلس قائمہ کے ارکان کی جو میٹنگ ہو رہی ہے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے پاکستانی کانفرنس کے صدر مسٹر راشدی نے مجلس قائمہ کے ارکان کو یکم مئی تک کراچی پہنچنے کی ہدایت کی ہے

لیک سیکسس ۲۲ اپریل۔ مجلس اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ٹریگوے لی نے کل مسٹر اوون ڈکسن سے ٹیلیفون پر بات کرنے کے بعد بتایا ہے کہ مسٹر اوون ڈکسن ۴ مئی کے بعد لیک سیکسس سے کشمیر کیلئے روانہ ہوں گے

ڈاکٹر مکرجی نے ایسے نازک موقعہ پر استعفا دیکر فرقہ پرستی کے جذبے کی تائید کی ہے بھارت کے انگریزی پریس کا تبصرہ

لاہور ۲۲ اپریل حال ہی میں اقلیتوں سے متعلق معاہدے سے اختلاف کی بناء پر ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی نے بھارتی کابینہ سے جو استعفا دیا ہے اس پر بھارت کے انگریزی پریس نے سخت تنقید کی ہے۔ کل قریباً اخبارات نے اپنے افتتاحیوں میں اسے کونشانہ تنقید بنایا۔ انہوں نے جہاں نہرو حکومت کو امن و صلح کیلئے کوشاں دکھایا۔ وہاں اس امر کا اظہار بھی کیا کہ ڈاکٹر مکرجی نے ایسے وقت میں علیحدگی اختیار کر کے فرقہ پرستی کی طرف اپنا جھکاؤ ثابت کر دیا ہے۔ ٹائمز آف انڈیا نے ڈاکٹر کو "غیر صاحب الرائے" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ آپ کے بیان سے آپ کی پوزیشن صاف نہیں ہوئی۔ مکرجی جیسے درجے کے لیڈر کو ایسے موقعہ پر اس قسم کے جذبات کا اظہار کر کے حالات کو خراب کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے تھی۔ اسی طرح "انڈین نیوز کرانیکل" نے ڈاکٹر مکرجی کی اس بات کا بھی تار و پود بکھیرا ہے کہ یہ معاہدہ پہلے سے ہرگز مختلف نہیں ہے اور اس سلسلے میں معاہدے کے بعد پہلے دس دنوں میں پاکستانی پریس نے حسن سلوک کا اظہار کیا ہے اس کو بھی سراہا ہے۔

"بمبئی کرانیکل" نے آپ کے بیان کے متعلق تبصرہ کیا ہے کہ اس میں کوئی ایسی غیر معمولی بات نہیں جو قابل ذکر ہو۔ اسی طرح "سٹیٹسمین" نے لکھا ہے کہ مکرجی کا یہ کہنا کہ اس کے پیچھے کوئی منظوری کا رفرما نہیں۔ جریدہ مذکورہ نے لکھا ہے دونوں ملکوں کے عوام کی رائے سے بڑھ کر کون سی چیز ہو سکتی ہے اور وہ اس کے پیچھے ہے۔ "ہندوستان ٹائمز" نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے استعفا کی وجوہ بیان بتائی ہیں۔ ورنہ انہوں نے تو وزرائے اعظم کی ملاقات سے دو دن پہلے ہی دے دیا تھا۔ جریدہ مذکور آگے چل کر موجودہ معاہدے اور پہلے سمجھوتے میں اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اب پاکستانی اکابر نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اگر اختلافات بڑھتے چلے گئے تو دونوں ملکوں کی تباہی پر منتج ہوں گے اور چونکہ نہرو حکومت کا ہمیشہ ہی سے مسلک صلح کل رہا ہے۔ بھارت کا فائدہ اسی میں ہے کہ اسے عملی جامہ کیلئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ (سٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کو اپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس جودھا مل بلڈنگ لاہور سے طبع کر کے میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور

۲۳ اپریل ۱۹۵۰ء

کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ ......

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون یعنی اے مسلمان کہلانے والو تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑی سخت بات ہے۔ کہ تم ایسی باتیں کہو۔ جو کرو نہیں۔ مذکورہ صدر۔

اللہ تعالیٰ نے یہ مسلمان کہلانے والوں کو مخاطب کر کے کہا ہے۔ اس کے معنے صاف ہیں آج ہم دیکھتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کا ہی نہیں ان علماء کا بھی جو خاص طور پر اقامت دین کے دعاوی لیکر اٹھتے ہیں یہی حال ہے ایک طرف زبان سے۔ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں حکومت باطل کی حکومت ہے۔ اس سے کسی طرح کا تعاون کرنا خلاف اسلام ہے۔ لیکن جب ہم ان کے اپنے اعمال پر نگاہ ڈالتے ہیں تو وہ ایسی حکومت سے اپنی اغراض اپنے پیٹ کے لئے تعاون کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔

جب ان علماء کہلانے والوں نے دوسروں پر زبان طعن و تشنیع دراز کرنا ہو تو اس طرح گفتگو فرماتے ہیں

"چند دنوں کی بات ہے کہ ایک صاحب فرمانے لگے "بھائی ہمارا کیا ہے ہم تو پیٹ کے غلام ہیں۔ آج جو لوگ برسر اقتدار ہیں۔ ان کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں۔ کل اگر آپ کے ہاتھوں میں اقتدار آ جائے تو آپ کی خدمت میں مصروف ہو جائیں گے۔

ان کے یہ الفاظ ہونٹوں سے پھسل پھسل کر فضا میں پھیل رہے تھے۔ اور میرے ذہن میں مسلمان قوم کی پوری تاریخ اپنے ورق الٹ رہی تھی کتنی زبردست حقیقت تھی یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کو "شہادت حق" کا منصب عطا کیا تھا۔ اور حکم دیا تھا کہ اس کی پیشانی اللہ تعالیٰ کے اقتدار کے سوا کسی کے آگے خم نہ ہو جب تک وہ اپنا فرض ادا کرتا رہا۔ اس کا کام اعلائے کلمۃ الحق اور اسلامی ریاست کی خدمت گزاری رہا۔ لیکن جونہی اس نے اس فرض کو فراموش کر کے اپنے آپ کو محض ایک بے مقصد انسان سمجھنا شروع کیا۔ اس کا سر انا ربکم الاعلیٰ کے ہر دعویدار کے آگے جھکنے لگا۔ وغیرہ وغیرہ ......

خلافت راشدہ کے بعد سے لے کر آج تک کی پوری تاریخ کی تعمیر میں یہی پیٹ کی غلامی حصہ لیتی نظر آتی ہے۔ اور اب جب کبھی ان کے الفاظ میرے ذہن کی سطح پر ابھر آتے ہیں میرے احساس کے تار جھنجنا اٹھتے ہیں۔ اور میں سوچنے لگتا ہوں۔

"مسلمان کا مقام کتنا بلند اور باوقار تھا۔ مگر اب وہ کتنی پستی میں گر چکا ہے ..... اے مسلمان اور پیٹ کا غلام؟"

لیکن جب ان سے پوچھا جائے۔ کہ کبھی آپ فلاں کام میں باطل حکومت سے کیوں تعاون کر رہے ہو۔ آپ کیوں باطل حکومت کے فلاں فلاں قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ اسکو کیوں عملاً تسلیم کئے جاتے ہیں۔ جب ایک حکومت اس لئے باطل حکومت ہے۔ کہ اس کا قانون انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ وہ الٰہی قانون کے مطابق نہیں چل رہی۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اس قانون کے مطابق تمام کارروائیاں باطل ہیں۔ اسلامی نہیں ہو سکتیں۔ پھر آپ کیوں عملاً ان احکام کو مانتے ہیں۔ جو اس انسانی بنے ہوئے باطل قانون کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ آپ کیوں ان قواعد کی پابندی کرتے ہیں۔ جو اس باطل قانون کے مطابق وضع کئے گئے ہیں۔ مثلاً آپ ایسی حکومت سے اخبار نکالنے کے لئے ڈیکلریشن کیوں لیتے ہیں۔ آپ ایسی حکومت کے کنٹرول کے قواعد کے مطابق کاغذ حاصل کرنے کے لئے کیوں درخواست دیتے ہیں۔ بلکہ اپنے خورونوش کے لئے راشن کیوں ان قواعد کے مطابق لیتے ہیں۔ آپ اپنے زندگی کے لمحہ لمحہ میں اس حکومت کے قواعد کی پابندی کیوں کرتے ہیں۔ اور اگر آپ پابندی نہ کریں۔ تو ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکیں وغیرہ وغیرہ۔ جب اس قسم کے سوال ان سے پوچھے جاتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ ہم انبیاء علیہم السلام کے طریق کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ہم فتنہ و فساد برپا کرنے سے بچتے ہیں۔ اور اسلام میں فتنہ و فساد کرنا ممنوع ہے وغیرہ وغیرہ۔

اپنے کردار و عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لئے تو وہ انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کی فوراً پناہ لینے کے لئے لپکتے ہیں۔ لیکن جب دوسروں پر اعتراض کرنا ہوتا ہے۔ تو پھر وہ اس اصول کو بھول جاتے ہیں۔ ان کو کوئی رعایت دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جب دوسرے بیچارے کہتے ہیں۔ کہ غیر مسلم حکومت سے بھی تعاون علی البر جائز ہے۔ اور ایک قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف اس وقت تک جب تک وہ بزور آپ کو اسلام سے نہ روکے نہ صرف بغاوت ہی جائز نہیں۔ بلکہ امن کے قیام میں اس کا ہاتھ بٹانا اسلام کے خلاف نہیں۔ تو چیں بجبیں ہو جاتے ہیں۔ اور فرمانے لگتے ہیں۔ یہ تو ان الحکم الا للہ کے خلاف ہے۔ کیا اقامت دین کے یہی معنی ہیں۔ کہ اپنے عمل کے لئے تو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار اور ہو۔ اور اگر اسی طرح کوئی دوسرا عمل کرے۔ اور کہے کہ اسلام کا صحیح اصول ہی دراصل یہ ہے۔ تو اس کے لئے دوسرا فتویٰ دیا جائے۔ آخر اس کھیل کو کیا کہتے ہیں۔ جب ان کے اپنے عمل کا ذکر ہو۔ تو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار ان کے آڑے آ جاتا ہے۔ لیکن جب دوسروں کا عمل ہو۔ تو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار بدل جاتا ہے۔ اور ان الحکم الا للہ کا نعرہ لگایا جاتا ہے۔

یہی صاحب جن کی دردناک عبارت کا کچھ حصہ ہم نے اوپر نقل کیا ہے۔ انگریزوں کے عہد میں محض پیٹ کی خاطر حکومت سے ہر ہر قدم پر ہی نہیں۔ بلکہ ہر ہر نفس پر تعاون فرماتے رہے ہیں۔ اور موجودہ حکومت سے بھی جو ابھی تک غیر اسلامی اصولوں پر ہی گامزن ہے۔ صرف پیٹ کی خاطر ہر ہر نفس پر تعاون فرما رہے ہیں۔ لیکن زبان قلم سے وہ کچھ فرما رہے ہیں۔ جو ہم نے اوپر درج کیا ہے۔ گویا اس لئے کہ یہ کسی اور صاحب کی بات ہے۔ جنہوں نے یہی بات کہی ہے۔ جنہوں نے زبان سے یہی کہا ہے جو کرتے ہیں۔ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون۔

منزلِ روشن

میں احمدیت کی راہ پر ابھی ابھی گامزن ہوا ہوں میں شبستانوں میں بھٹک رہا تھا میرے خیالات منتشر تھے۔ مگر خداوند عزوجل کی مہربانی مجھ پر ہوئی۔ اور مجھے زیادہ دیر تک تاریکی میں رہنے سے بچا دیا۔ چنانچہ اب میں ایک منزل روشن کی طرف تیزی سے دوڑ رہا ہوں اور ان شاء اللہ مستقبل قریب میں دنیا کو بھی اپنی منزل روشن کی طرف للکار کر بلاؤں گا۔ "منزل روشن" انہی خیالات کا آئینہ دار ہے۔ (احمد خورشید)

بھٹک رہا تھا میں تاریکیوں میں مدت سے
مجھے تلاش تھی روشن سی ایک منزل کی
مرا سفینہ بھنور ہی کی زد میں آیا تھا
مجھے تلاش تھی مدت سے ایک ساحل کی

قدم قدم پہ مجھے منزلیں نظر آئیں
قدم قدم پہ مجھے کارواں ملے اکثر
ہزاروں راہنما مجھ کو راستے میں ملے
مگر وہ چھوڑ ہی جاتے مجھے دغا دے کر

بلند حوصلہ اللہ نے دیا تھا مجھے
کیا مطالعہ میں نے ہر ایک مذہب کا
سنہرے پردوں میں ناگن چھپا کے رکھی تھی
نقاب میں نے بالآخر الٹ دیا سب کا

کہ مجھ کو راہ بتا دی وہ احمدیت نے
کہ جس کے واسطے میں زندگی لٹا دوں گا
میں گوشہ گوشہ میں اس کی درا بجا دوں گا
لہو کا آخری قطرہ تلک بہا دوں گا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام

۸۶ نفوس بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ

کارگذاری احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ بابت ماہ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش

ایسٹر کی تعطیلات میں ہونے والی مجلس مشاورت کے سلسلہ میں مکرم جناب چوہدری عنایت اللہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ نے سب جماعتوں کو خطوط لکھے۔ اور گذشتہ مرکزی ریکارڈ پڑھا۔ ٹانگانیکا کی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کی۔ بٹورا پریس کے حسابات چیک کروائے۔ اور طباعت کے کام کی نگرانی کی۔ مقامی احباب کو تحریک کر کے مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ قائم کیں۔ خطبہ جمعہ میں احباب بٹورا کو احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ ایک جنازہ کے موقعہ پر ایک مختصر تقریر میں بیماروں کی عیادت اور جنازہ میں شرکت کے بارے میں اسلامی تعلیم بیان کر کے اس کی پابندی کی تلقین کی۔

تبلیغ کے ضمن میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ آپ نے یوگنڈا۔ ایبے سینیا اور سمالی لینڈ میں بعض احباب کو جن سے آپ کو ذاتی تعارف حاصل تھا۔ بذریعہ ڈاک لٹریچر بھجوایا۔ مقامی طور پر افریقنوں۔ عربوں اور دوسرے مسلمانوں کو زبانی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔ جن کی تعداد نوّے تک پہنچتی ہے

مولانا جلال الدین صاحب قمر اس ماہ کے اکثر حصہ میں بیمار رہے۔ ایام تندرستی میں قرآن شریف اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ دو مرتبہ افریقن و عرب جیل میں قیدیوں کو خدا کی باتیں سنانے گئے۔ مجلس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے جلسوں میں تین تقاریر کیں۔ مکرم امری عبیدی صاحب نے اسّی سے زائد افراد کو تبلیغ کی چونکہ آپ کے ذمہ پریس کا کام بھی ہے۔ اسی لئے زیادہ تر اس کام میں مصروف رہے۔

لنڈی مشن

مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر تحریر فرماتے ہیں "اس ماہ مشامہ کا دو بار۔ نگو کا ایک بار منگر یو کا دو بار دورہ کیا۔ اور چیدہ چیدہ افراد سے ملاقاتیں کیں۔ ۲۷۶ میل کا سفر لاری کے ذریعہ کیا گیا"

قارئین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال یہاں سخت مخالفت رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے

(مکرم محمد منور صاحب از کسموں کنیا کالونی)

فضل سے اب مخالفت کم ہوگئی ہے۔ اور چار افریقن مسلمان بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں

ٹانگا مشن

مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب حسب دستور صبح و شام قرآن کریم اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ ایک پاکستانی اور ایک افریقن خادم کو قرآن شریف پڑھاتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں دو لیکچر دیئے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ افریقن گورنمنٹ سکول، ہسپتال اور پولیس لائن میں جا کر لوگوں سے ملے۔ اور احمدیت کا لٹریچر دیا۔ افریقن آبادی اور افریقن جیل میں تقاریر اور تبلیغ کرتے رہے۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ محترم حکیم صاحب نے دو مضامین اخبار کے لئے لکھے۔ آپ کے ذریعہ سے دو افریقنوں نے بیعت کی۔ الحمد للہ

یوگنڈا مشن

مولانا عبد الکریم صاحب شرما نے دو چٹھیوں کو ملا کر تبلیغ کی۔ مشن اسکول کے دو اساتذہ کو تبلیغ کر کے انگریزی کتاب "حضرت عیسیٰ کہاں فوت ہوئے" مطالعہ کے لئے دی۔ ایک پراٹسٹنٹ پادری کو بھی یہ کتاب دی گئی۔ اس سے مولانا شرما صاحب نے ایک ہفتہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ آب و ہوا کی ناموافقت کے باعث سولہ روز وہاں قیام کے بعد آپ نیروبی تشریف لے گئے۔ ان کی بجائے مولانا عنایت اللہ خان صاحب خلیل مبلغ الخارج نیروبی کو بھیجا گیا

مولانا نور الحق صاحب انور مبلغ الخارج یوگنڈا کو چونکہ پاکستان واپس جانے کی اجازت مل چکی تھی۔ اس لئے انہوں نے پہلے دو ہفتہ مولانا شرما صاحب کو اور آخری دو ہفتے مولانا خلیل صاحب کو پاکستانی و افریقن احمدی احباب سے تعارف کرانے میں گذارے۔ جنجہ و کمپالا کی پاکستانی جماعتوں سے ہر دو مبلغین کو ملایا۔ کمپالا کی جماعت کے حسابات کی پڑتال کی۔ صوبہ بوگنڈا (Buganda) اور ضلع لبوگا کا دورہ کر کے افریقن احمدیوں اور دوسرے با اثر افریقنوں

اور حکومت کے عہدیداروں سے مبلغین کو روشناس کرایا۔ ضلع لبوگا کے صدر۔ سکرٹری اور خزانچی سے ملاقات کی۔ کچھ لٹریچر فروخت کیا۔ مولانا انور صاحب نے اپنی واپسی کے سلسلہ میں بھی ضروری امور سر انجام دیئے۔

نیروبی مشن

برادرم شرما صاحب نیروبی پہنچ کر ڈائرکٹر آف ایجوکیشن اور انسپکٹر آف مدارس سے ملے اور نظام نو انگریزی تحفۃً پیش کیا۔ سواحیلی اخبار "براز" کے ایڈیٹر کو بھی کتاب مذکور کا ایک نسخہ دیا گیا نیروبی شہر میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد آپ ضلع میرو کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے تعلیم یافتہ افریقنوں اور ہندوستانیوں کو تبلیغ کی۔ اور مناسب لٹریچر دیا۔

کسموں مشن

مولانا سید ولی اللہ شاہ صاحب نے فروری کے مہینہ میں ۱۳۵ افراد کو تبلیغ کی۔ پروٹسٹنٹ اور مکتی فوج کے مبلغین سے تبادلہ خیالات ہوا۔ سامعین دلچسپی سے گفتگو سنتے رہے۔ کسموں شہر میں چند سکھوں سے مختلف فیہ مسائل پر بحث ہوئی۔ آپ کے ذریعہ سے تین افریقن احمدیت میں داخل ہوئے۔ ثم الحمد للہ

خاکسار اس مہینہ میں تین دن لوانڈا میں اور پچیس دن اسمبوئے میں مقیم رہا دو تقاریر افریقن سکولوں میں کیں اور ایک وہاں کے چیف کی عدالت میں کی۔ ہر تقاریر کے بعد سوالات کی اجازت دی گئی۔ اور حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ایک افریقن بشپ کے ہاں جا کر بھی گفتگو کی۔

اسمبوئے میں مسجد کی تعمیر کا کام بھی کہ اپنی نگرانی میں کرواتا رہا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۷ افراد اسمبوئے میں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اللّٰھم زد فزد

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسری اقوام کو بھی اس روحانی خوانِ نعمت سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خطبۂ نکاح

۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو مسجد ربوہ میں بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی اے (آنرز) واقف زندگی محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے جو خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

تشہد اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہی ہے۔ کہ قادیان میں ہمارے کچھ لوگ اس کی حفاظت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو وہاں کے رہنے والے ہیں اور بعض ایسے ہیں۔ جو ہنگامہ کے ایام میں باہر سے حفاظت کی غرض سے وہاں گئے تھے۔ اور درویش بننے کے باعث وہاں مقیم تھے۔ اور حالات کے تغیر سے بعد میں انہوں نے وہاں رہنے کا ارادہ کر کے مستقل رہائش کا عہد کر لیا ہے۔

وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک مخلص نوجوان چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے بھی ہیں جو وہاں کی صدر انجمن احمدیہ کے محاسب ہیں۔ ان کے متعلق یہاں سے (E.A.C) ای۔ اے۔ سی کی منظوری آ چکی تھی۔ لیکن انہوں نے کمال اخلاص سے وہاں کی رہائش کو ترجیح دے کر واپس آنے سے انکار کر دیا وہ چوہدری فیض احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں جو سلسلہ کے کارکن ہیں۔ اور ان کے دادا چوہدری غلام محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی بڑے مخلص اور اپنے علاقہ کے امیر اور با اثر و معزز بزرگ ہیں۔

چونکہ موجودہ وقت میں وہاں قریباً ۳۲۰ افراد رہائش پذیر ہیں جن میں سے بعض نوجوان ہیں اور بعض بوڑھے اور بعض ادھیڑ عمر کے بھی ہیں بلکہ بعض ایسی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ جو چند سالوں کے بعد ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ اس طرح وہاں کے مقیم لوگوں کی تعداد دن بدن کم ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور پاکستان سے وہاں جانے میں چونکہ بعض روکاوٹیں ہیں۔ اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہندوستان کے رہنے والوں سے شادیاں کرنے کی اجازت دی جائے اس طرح کرنے سے ایک تو آبادی بڑھ جائے گی مثلاً اگر پچاس شادیاں ہو جائیں۔ تو لازماً پچاس خواتین کی آمد سے پچاس افراد کا اضافہ ہو جاوے گا۔ اور پھر نسلاً بعد نسل سے انشاء اللہ تدریجی ترقی ہوتی

(باقی صفحہ ۶)

ایک سوال اور اس کا جواب

(از دار الافتاء ربوہ)

یہ فتویٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض ملاحظہ ارسال کیا گیا تھا۔ حضور نے ملاحظہ فرمانے کے بعد اس پر مندرجہ ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے:۔

"بھیج دیا جائے۔ مگر لکھا جائے۔ کہ وہ زیور جو استعمال ہوتا رہتا ہے۔ یعنی اکثر پہنا جاتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کے مطابق زکوٰۃ نہیں۔ باقی مضمون ایک مفتی کے افتاء کی حیثیت میں ہے۔ جماعتی طور پر اس پر بعد میں غور ہوگا۔ انہی نوٹوں کے ساتھ اسے الفضل میں بھی شائع کیا جائے۔"

سوال:۔ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی پوسٹ بکس ۵۵۴ نیروبی مشرقی افریقہ نے فتویٰ پوچھا ہے۔ کہ بعض لوگ منافع کمانے کی غرض سے اپنا روپیہ مکان بنانے پر لگا دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں۔ کہ یہ مکان زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔ حالانکہ انہیں ان کا برابر کرایہ مل رہا ہوتا ہے۔

الجواب:۔ زکوٰۃ کی فرضیت میں جو حکمت ہے۔ اس کے پیش نظر اس امر کے متعلق فیصلہ کرنے میں کہ زکوٰۃ کن کن چیزوں پر فرض ہے۔ تین باتوں کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

اول:۔ وہ کونسی چیزیں ہیں۔ جن کے متعلق قرآن مجید یا احادیث میں تصریح آئی ہے۔ کہ ان چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ دوسرے وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت دے رکھی ہے۔ وہ اپنی دولت میں سے ان لوگوں کے لئے بھی کچھ حصہ نکالیں۔ جو غریب اور ضرورت مند ہیں۔ تیسرے دولت ایک جگہ جمع ہو کر کنز کی شکل اختیار نہ کرے۔ کہ بیکار پڑی رہے۔ اور اس سے کوئی بھی فائدہ نہ اٹھا رہا ہو۔ ان تین باتوں کو سامنے رکھ کر علمائے اسلام نے زکوٰۃ پر بحث کی ہے۔ سونا۔ چاندی۔ رائج الوقت سکے اونٹ۔ گائے بھیڑ۔ بکری۔ گندم۔ جو۔ کھجور۔ کشمش اور روغن زیتون۔ یہ وہ اشیاء ہیں۔ جن کا ذکر حدیثوں میں بالصراحت آیا ہے۔ اور علماء امت کا اتفاق ہے۔ کہ ان چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ زیور جو زیبائش اور پہننے کے لئے بنا لیا گیا ہو۔ اس میں امام ابو حنیفہ رح کی رائے کے مطابق زکوٰۃ ہے۔ اور دوسرے ائمہ کہتے ہیں۔ کہ زیور جب استعمال میں آ رہے ہوں۔ تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ حدیثوں میں دونوں طرح کا ذکر آیا ہے۔ میرے نزدیک اس بارہ میں امام صاحب کی رائے زیادہ صائب ہے۔ اس لئے کہ زکوٰۃ کی فرضیت زیور بنانے کی خواہش کو کم کر دے گی۔ اور ملک کی دولت جو اس طرح بند ہو کر رہ جاتی ہے۔ وہ مارکیٹ میں آتی رہے گی۔ کیونکہ سونا چاندی کے پیدا کرنے میں خالق کی جو حکمت ہے وہ معاملہ یعنی لین دین میں بطور قیمت استعمال کرنے کی ہے۔ نہ یہ کہ اسے بند رکھ کر ایسے کنز کی صورت پیدا کی جاوے۔ جس کے بارہ میں والذین یکنزون الذھب والفضۃ کی وعید نازل ہوئی ہے۔ (البتہ وہ زیور جو استعمال ہوتا رہتا ہے۔ یعنی اکثر پہنا جاتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کے مطابق زکوٰۃ نہیں) مذکورہ اشیاء کے علاوہ علماء نے اسلام کے مندرجہ بالا اصولوں کو سامنے رکھ کر اپنے اجتہاد اور دوسرے قرائن کی بنا پر بعض اور اشیاء کو بھی اس فہرست میں شامل کیا ہے۔ لیکن اس میں جس حکمت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ زکوٰۃ کی فرضیت کو صرف اسی مال میں تسلیم کیا گیا ہے۔ جس کی افزائش میں زیادہ تر پبلک حقوق کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اسی میں مسلسل زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ اور جمود کی حالت اس پر طاری نہیں ہوتی۔ جیسے چراگاہوں میں چرنے والے گھوڑے جبکہ ان میں نر اور مادائیں دونوں ہی شامل ہوں۔ اور اس طرح ان کی نسل بڑھ رہی ہو۔ اسی حکمت کے پیش نظر اکثر علماء نے تجارتی سامان پر بھی زکوٰۃ کو فرض تسلیم کیا ہے۔ نیز یہ حکمت بھی اس میں ہے۔ کہ اس طرح لوگ تجارتی سامان کو قیمت بڑھانے کی غرض سے زیادہ عرصہ روک کر نہیں رکھ سکیں گے۔ اور جلد سے جلد اس کو نکالنے کی کوشش کریں گے۔ ایک حدیث بھی اس بارہ میں آئی ہے۔ جیسا کہ سمرہ بن جندب کی روایت ہے۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نخرج الزکوٰۃ مما نعدہ للبیع۔ یعنی سمرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم ہمیں تجارتی سامان سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(بدایۃ المجتہد جلد ۱ صفحہ ۲۳۰)

بہر حال اس بارہ میں امام ابو حنیفہ رح کا مسلک یہ ہے۔ کہ سال کے ختم ہونے پر جو بقیہ تجارتی سامان موجود ہے۔ اسکی قیمت لگا کر اور نفع سے جو بچ رہا ہے۔ اس کو شامل کر کے جتنی رقم بنتی ہے۔ اگر وہ مقررہ نصاب کے مطابق ہے۔ تو اس سے زکوٰۃ نکالی جائے۔ اور ہر سال اسی طرح کیا جائے۔ لیکن امام مالک رح کہتے ہیں۔ کہ ہر سال ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو تجارتی سامان ایک دفعہ منگوایا گیا ہے۔ جب وہ بک جائے۔ تو اسکی قیمت خرید کو اور اس کے نفع کو جمع کر کے اس میں سے صرف ایک سال کی زکوٰۃ نکال دی جائے۔ خواہ وہ تجارتی سامان کئی سال تک پڑا رہا ہو۔ لیکن ایسا تاجر جس کے پاس مال آتا جاتا اور بکتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ تاریخ خرید اور تاریخ فروخت کو ریکارڈ نہیں کرتا۔ اس کے متعلق امام مالک رح کا فتویٰ یہ ہے۔ کہ ایسے شخص نے جب سے تجارت شروع کی ہے۔ اس پر جب ایک سال گزر جائے۔ تو وہ اپنے موجودہ تجارتی سامان کی قیمت کا محاسبہ کرے۔ چاہے اس نے ایک عرصہ پہلے ہی یہ تجارتی سامان خرید کیا ہو۔ جو قیمت مقرر ہو۔ وہ اور جو نقدی اس کے پاس موجود ہے۔ اس کو شامل کر کے اس ساری رقم سے زکوٰۃ نکالی جائے۔ لیکن دوسرے فقہاء نے اس فتویٰ کی دوسری شق کو اسلام کے مسلمہ اصول کے خلاف قرار دیا ہے۔ کیونکہ سال بھر تک سامان کا موجود رہنا ضروری شرط ہے۔

علاوہ ازیں دولت پیدا کرنے کے جو ذرائع آلات اور اوزار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ حضرت علی رض فرمایا کرتے تھے کہ لیس علی العوامل من البقر الحراثۃ شیء من الزکوٰۃ (کشف الغمہ) یعنی کھیتی باڑی کے کام کرنے والے بیلوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اسی بناء پر کارخانوں کی مشینری، کرایہ کی ٹیکسیاں اور لاریاں اور اسی نوعیت کے دوسرے ذرائع دولت پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ کرایہ کے مکان اور دوکانیں بھی اسی فہرست میں شامل ہیں۔ ان کی آمدن پر تو زکوٰۃ لی جائے۔ لیکن اصل جائیداد زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو۔ علاوہ ازیں ان کے زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ان چیزوں سے کسی نہ کسی رنگ میں پبلک فائدہ اٹھا رہی ہوتی ہے۔ کارخانوں میں مزدور کام کرتے ہیں۔ ٹیکسیاں اور لاریاں لوگوں کو سفر کی سہولتیں بہم پہنچاتی ہیں۔ اور مکان اور دکانیں پبلک کی رہائش اور تجارت کے کام آتی ہیں۔ اور پھر ان سے آمدن پیدا کرنے کے لئے مالک کو کافی حد تک ان پر مسلسل خرچ بھی کرنا پڑتا ہے۔ پس یہ وجوہات اس امر کی متقضی ہیں۔ کہ ان پر زکوٰۃ عائد نہ کی جائے۔

فقہاء امت قریباً قریباً اس رائے پر متفق ہیں۔ چنانچہ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ جلد ا صفحہ ۵۱ میں لکھا ہے۔ کہ اذا اشتری عرضاً ونوی بہ الاستغلال دون مثال ذالک ان یشتری مکاناً ونوی ان یکریہ (یعنی اگر کوئی اس نیت سے جائیداد خرید کرے کہ اس سے آمدن حاصل کی جائے گی۔ مثلاً کرایہ پر چڑھانے کے لئے مکان خرید اگیا ہے۔ تو اس جائیداد پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

(مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

:۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :۔

مسلمانوں کو تعلق باللہ کی ضرورت

(فرمودہ ۸ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

"میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں۔ کہ میں ظاہر کروں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کے دلوں پر سے ایک روک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ان پر ظاہر کرنا ہے۔ بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور ان کو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اور ان کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں۔ اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔ اور اگر مخالف سمجھتے۔ تو عقائد کے بارے میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ سو میں بھی قائل ہوں۔ کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک کا منشا ہے۔ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد وفات مع جسم آسمان پر اٹھائے گئے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ وہ جسم عنصری نہ تھا۔ بلکہ ایک نورانی جسم تھا۔ جو ان کو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا آدم ع اور ابراہیم ع اور موسیٰ ع اور داؤد ع اور یحییٰ ع اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے۔ جیسا کہ آ گئے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے۔ ان کا آنا صرف بروزی طور پر تھا۔ جیسا کہ الیاس نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے۔ کہ اسی قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بن کر آیا۔ ضرور تھا۔ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اسی قسم کی ظاہر کرتا۔ جن کی طرف وہ بھیجا گیا۔ ورنہ اس کا حکم کہلانا باطل ہوگا۔"

(الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

جمعہ کے دن اور جمعہ کی نماز کے آداب

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون حال مقیم ربوہ)

جمعہ کا روز مسلمانوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کے مطابق عید کا دن ہے اس دن کے مبارک ہونے اور اس کی اسلامی اور روحانی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ایک خاص سورت نازل فرمائی جس کا نام سورۃ جمعہ ہے۔ قرآن کریم میں ہفتہ کے سات دنوں میں سے کسی اور دن کا نہ تو ذکر یا نام موجود ہے اور نہ کوئی خاص سورت کسی اور دن کے نام پر اتاری گئی ہے۔ پس یہ خصوصیت اور فضیلت جمعہ کے دن کو ہی حاصل ہے۔ . . . . کہ سورۃ جمعہ اللہ تعالےٰ کی مقدس کتاب میں موجود ہے

یہ امر افسوسناک ہے کہ عیسائی یہودی اور دیگر مذاہب کے لوگ تو اس دن کو جو ان کے نزدیک مبارک و مقدس ہے بڑے اہتمام سے مناتے اور مقدس گردانتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا ایک حصہ اپنے یوم عید یعنی جمعۃ المبارک کو جو اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے مبارک کیا ہے اس اہتمام سے نہیں مناتے اور اس دن کی خاص عبادت اور نماز میں حصہ لینا ضروری خیال نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے مقابل پر اپنے کاروبار اور تجارتی نقل و حرکت میں اتوار کے دن کو جو عیسائیوں کا دن ہے زیادہ اہمیت دیتے ہیں

اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں سب سے پہلے آواز اٹھائی اور مسلمانوں کو بیدار کیا اور یہ تحریک جاری فرمائی کہ گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ مسلمانوں کے لئے ہفتے میں چھٹی کا دن بجائے اتوار کے جمعۃ المبارک رکھا جائے۔ کیونکہ ان کا مقدس مذہبی تہوار جمعہ ہے اور اس دن اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان کے لئے خاص عبادت اور ہدایات مقرر کر رکھی ہیں

اب تو اس ملک کی حکومت ہی اسلامی ہے اب ایسے مطالبات کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ ایک اسلامی حکومت کا اسلامی ہونا اس قسم کے امور کا خیال رکھنے کے لئے کافی ہے

چند دن ہوئے آداب جمعہ کے ضمن میں ایک کتاب پر ہمارے مہربان استاد حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نوٹ مجھے ملا۔ جس میں آپ نے غالباً ذاتی یادداشت کی خاطر احادیث میں جو آداب جمعہ مذکور ہیں۔ وہ نمبروار لکھے ہوئے تھے۔ ان کو میں افادۂ عام کے لئے بیان نقل کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب حضرت مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

وھی ھذا

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) غسل کرنا (۳) تطھر ما استطاع من طھر یعنی حسب استطاعت تطہّر کرنا (۴) لبس احسن ما یجد یعنی جمعہ کے دن اچھے سے اچھے موجودہ کپڑے پہننا (۵) دھّان یعنی سر کے بالوں وغیرہ میں حسب ضرورت تیل وغیرہ استعمال کرنا (۶) پانچ حصص وقت میں سے پہلے حصہ میں مسجد میں پہنچنا (۷) واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ یعنی نماز کو آتے وقت عام چلتے آنا دوڑ کر نہیں اور باوقار اور سکون و سنجیدگی کی حالت میں مسجد کی طرف آنا۔ (۸) طیب (ان وجد) یعنی اگر میسر آسکے تو خوشبو لگا کر آنا۔ (۹) دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھنا ہاں توسیع کرانا جائز ہے (۱۰) تفریق بین الاثنین یعنی اگر دو دوست یا بھائی آپس میں ایک صف میں پہلے اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں تو آکر ان کے درمیان بیٹھ کر ان میں خواہ مخواہ تفریق نہیں ڈالنی چاہیے (۱۱) "عدم تخطی اقاب" یعنی بیٹھے ہوئے دوسرے احباب کے اوپر سے چھلانگیں لگا کر آگے نہیں گزرنا چاہیئے (۱۲) قبل نماز جمعہ کم از کم دو رکعت پڑھنا خواہ خطبہ شروع ہو (۱۳) امام کے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا یعنی پہلے آنا اور امام کی طرف رخ کر کے بیٹھنا نیز کوئی لغو حرکت نہ کرنا (۱۴) خطبہ میں بالکل خاموش بیٹھنا والا کمثل الحمار (۱۵) کسی کو بولنے سے منع بھی نہ کرنا (۱۶) اگر نیند آئے تو جگہ بدل لینا۔ پھر بھی آئے تو دوبارہ وضو سے نیند کو دور کرنا۔

(۱۷) جمعہ کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا بکثرت دعائیں کرنا (۱۸) من ادرک رکعۃ من الجمعۃ فقد ادرک الجمعۃ ومن فات الرکعتین فلیصل اربعاً۔ جس نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت بھی پالی اس کا جمعہ ہو گیا مگر جو دونوں رکعتوں کے رکوعوں کے بعد پہنچا اسے چاہیئے کہ چار رکعتیں یعنی ظہر پڑھے۔ (۱۹) تین افراد جمعہ کی نماز ادا کر سکتے ہیں (۲۰) خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ اھبط من الجنۃ وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعۃ وفیہ ساعۃ لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسأل اللہ شیئاً الا اعطاہ ایاہ" (حدیث)

یعنی سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ (اور سورج روزانہ نکلتا ہے) جمعۃ المبارک کو حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور جمعہ کے دن ان کو اپنے علاقے سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا اور جمعہ کے دن ہی اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوا۔ اور جمعہ کے دن ہی وہ فوت ہوئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہو گی۔ اور جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ اس وقت ایک مسلم مومن جو دعا کرے اللہ تعالےٰ اسے قبولیت بخشتا ہے۔"

احباب کو چاہیئے کہ ان امور کو نوٹ کر لیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور جمعۃ المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں۔

افریقہ میں جماعت احمدیہ اور عیسائی مشنوں کے درمیان مقابلہ

احمدیت کی نمایاں کامیابی کا اعتراف

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر جرمن اخبار "کلتور" کا تبصرہ

جرمن نیوز ایجنسی کے اخبار "[illegible]" نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی ۲۴ر فروری ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے۔

جرمنی میں احمدیہ مشن کے انچارج عبد اللطیف نے اپنی ہمبرگ کی ایک تازہ تقریر میں اسلامی دنیا کا نقشہ کھینچتے ہوئے اسلام کو کامیاب زندگی بسر کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ ان کے خیالات کے مطابق احمدیہ موومنٹ نہ صرف اسلام کی بلکہ دیگر مذاہب کی بھی نشاۃ ثانیہ ہے۔

انیسویں صدی کے وسط سے اسلامی دنیا میں ایک لمبے عرصہ کی بے راہ روی کے بعد دوبارہ زندگی کے آثار نظر آتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں کے قلوب میں دوبارہ راسخ کرنے کی تحریک زوروں پر معلوم ہوتی ہے۔ مسلمان یورپین تہذیب اور طریق کار کا شکار ہو کر اسلام سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اسلام چونکہ عالمگیر اور مکمل مذہب ہے اسلئے احیاء اسلام کے سلسلہ میں یہ تحریک اسی اصلی اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کا نام ہے۔

احمدی یہودیت اور عیسائیت کو حضرت نبی کریم کے ذریعہ پایۂ تکمیل تک پہنچنے والی ہدایت کے ابتدائی اقدام بتاتے ہیں۔ احمدی اسلامی تعلیمات کے مطابق سختی سے زندگی بسر کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں جماعت احمدیہ کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب (جنہوں نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی) نے قادیان (پنجاب) کے چھوٹے سے گاؤں میں رکھی۔ یہ جماعت اسلامی تعلیمات کو ایک نئے زاویہ نگاہ سے پیش کرتی ہے (حضرت) مرزا غلام احمد نے نہ صرف مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جس کی آمد حضرت نبی کریم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں میں دیر سے متوقع تھی اور جس کے وجود سے اسلام کا احیاء مقدر تھا۔ بلکہ انہوں نے مسیح ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور اپنے آنے کو مسیح کی آمد ثانی قرار دیا۔ آپ نے یسوع مسیح کے صلیب پر جان دینے کی تھیوری کو غلط قرار دیا اور اس کے دوبارہ اس جسم کے ساتھ آسمان سے آنے کے خیال کو بھی رد کیا۔ آپ نے ثابت کیا کہ مسیح کو صلیب پر لٹکایا ضرور گیا تھا۔ لیکن آپ نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ انہیں ان کے مریدوں کے ذریعہ زندہ صلیب سے اتار لیا گیا اور ان کے زخم بعد میں مندمل ہو گئے اس کے بعد انہوں نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا اور کشمیر میں اپنی طبعی موت سے وفات پائی احمدی ان کی قبر کو سری نگر میں بتاتے ہیں (حضرت) مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو مسیح کے اوصاف سے متصف قرار دیا۔ اور رواداری۔ محبت اور صلح کی صفات کو یسوع مسیح کی طرح اپنے نفس کے ذریعہ آشکار کیا اور یہی احمدیہ جماعت کے مذہبی اصول ہیں)۔

احمدیہ جماعت کی تبلیغی جد و جہد صرف ہندوستان اور ایشیا تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ جماعت کے مشن افریقہ یورپ اور امریکہ میں بھی کام کر رہے ہیں۔ جماعت کا صدر مقام آج کل نیا تعمیر کردہ شہر ربوہ ہے کیونکہ جماعت کو ۱۹۴۷ء میں تقسیم ([illegible]) ہندوستان اور پاکستان کی وجہ سے اپنے مرکز قادیان کو چھوڑنا پڑا۔ جماعت کے ممبر

خدارا سوچئے!

از مصلح الدین احمد صاحب راجیکی ـــ پشاور شہر

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ ہمیشہ مبدأ فیوض کی طرف سے دنیا میں مختلف استعداد و قابلیت کے انسان معرض وجود میں آتے رہتے ہیں۔ جیسے کوئی معرکہ و مصاف کا جرنیل ہوتا ہے۔ اور کوئی دماغی عجائبات کا مرقع ہوتا ہے۔ مگر سب سے عجیب و غریب انسان جو میرے نزدیک ان تمام قسم کی استعدادوں پر حاوی اور ان کی سرگذشتوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ وہ ملکوتی و لاہوتی انوار کا سرچشمہ یعنی کسی نبی کا وجود ہوتا ہے۔ اس کی ذات گرامی خلاق ازل سے کچھ ایسی فطرت عالیہ لیکر اہل عالم کی طرف مبعوث ہوتی ہے۔ کہ اس کی بعثت کے ساتھ ہی نیچے سے اونچے پایہ تک کے لوگ اس کے فیضان سے مستفیض ہونے لگ جاتے ہیں۔ اگر ایک طرف زمانہ کے علماء و فلاسفر اس راحت جان کی بارگاہ سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف جنگل کے گنوار سے گنوار انسان کی روح اس کے سرمدی نغموں سے جھوم رہی ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس سراپا شفیق ہستی کی باتوں پر ناک بھوں چڑھا کر اس کی جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ بعض سرکش انسان اس نبی کی پاکیزہ باتیں سننے اور سمجھنے کی صلاحیت اپنے اندر نہیں رکھتے۔

پس جب کہ نصیحت۔ اور نصیحت بھی ایسی جس میں مادرانہ محبت اور پدرانہ شفقت جھلک رہی ہو۔ بسا اوقات دنیا میں کارگر ثابت نہیں ہوتی۔ تو پھر ہم جیسے گنہگار انسان جنہیں قدرت کی طرف سے کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ مسجدوں کے منبروں اور اخبار کے کالموں میں ناصح بنکر لوگوں کے سامنے آئیں۔ کیونکر اس مشن میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس خیال کے ماتحت کہ شاید یہ میرا معروضہ حقیر کسی صاحب کو میری ذات کی بجائے میری بات کو سمجھنے بوجھنے کا موقعہ بہم پہنچا دے۔ کچھ عرض کئے دیتا ہوں۔

میری گذارش کا لب لباب اور ماحصل اگرچہ دو ایک لفظوں میں تو یہی کچھ بنتا ہے۔ کہ احمدیت کے مخالفین کو اسلام کا عملی ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ مگر تفصیل کے لحاظ سے اس کا آغاز ہمارے آقا و مولا سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عہد ہمایوں سے ہوتا ہے اس زمانہ میں جب کہ اسلام کا یہ صور اسرافیل خدا کے حکم سے معمورہ دنیا میں پھونکا گیا تھا۔ اگرچہ خدا پرستی اور اخلاق کی ڈھنڈار لیستی کی حالت "وھی حاویۃ علی اعروشھا" سے کسی طرح کم نہ تھی۔ مگر آنحضور اقدس کے دم قدم اور فیضان تربیت کی برکت سے آن کی آن میں عرب کی کایا پلٹ ہوئی۔ کہ آپ کی چھوٹی سی جماعت اس وقت دنیا میں مذاہب کے صحیح نمونہ کے طور پر پیش کی جاتی تھی۔

اس وقت کا مسلمان اگرچہ دیکھنے میں تو انسان ہی تھا۔ مگر جو اس کے لحاظ سے خدائی طلسمات کا ایک مجسمہ اور قضاء و قدر کا چلتا پھرتا جادو تھا۔ اس کے پہلو میں ٹیسیں اٹھتی تھیں مگر دین اسلام کے لئے اس کی آنکھیں امڈ امڈ کر روتی تھیں۔ مگر خدا اور رسول کی محبت کے لئے وہ شب و روز کی نمازوں میں چیختا اور کراہتا تھا۔ مگر فتح اسلام کے لئے اس کی لمبی داڑھی اور بھدی پگڑی اور پھٹے پرانے لباس میں اگرچہ موجودہ ہیٹ والوں اور پتلون پوشوں کی باغیانہ آزادی تو نہ تھی مگر اپنے سید و مولیٰ شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان و شوکت ضرور جھلکتی تھی۔ دنیا اسے مارتی تھی۔ مگر وہ دنیا کو دعائیں دیتا تھا۔ دنیا اسے پتھراؤ کرتے کرتے کچل دیتی تھی مگر وہ زبان سے اُف نہ کرتا تھا۔ دنیا اسے دہکتے ہوئے کوئلوں اور تپتی ہوئی چٹانوں پر لٹاتی تھی۔ مگر وہ احد احد پکارتا تھا۔ دنیا اسے تیروں اور تلواروں سے چھلنی کر دیتی تھی۔ مگر اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ آتی تھی۔ غرضیکہ وہ ایسا زمانہ تھا۔ جب کہ اسلام کہنے اور سننے کا افسانہ نہیں بلکہ عمل و کردار کی جیتی جاگتی تصویر تھا۔ مگر اس کے بعد زمانہ نے کچھ ایسی کروٹ لی۔ کہ وہ سہانی سہانی راتیں اور وہ پیارے پیارے دن کچھ اس طرح اوجھل ہو گئے کہ اللہ باقی من کل فانی کا نظارہ سامنے آ گیا۔

اب تم لوگ ہو۔ اور اس گذرے ہوئے قافلہ کے نقش قدم ہیں جن پر چلتے چلاتے منزل مقصود تک پہنچنا تمہارا فرض اولین ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ تم نے اپنے گذرے ہوئے بزرگوں اور مقدس رہنماؤں کی مذہبی امیدوں کا جنازہ اب ایک غیرت مند بیٹے کی طرح نہیں دیا۔ دشمن آج بھی اسی طرح تیرو سنان سے خدا تعالیٰ کی تقدیس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے سینے چھلنی کر رہا ہے۔ مگر تم ہو کہ اسی دشمن کے ترکش بردار بنے ہوئے اپنے مذہب کی عزت و ناموس کو تباہ کر رہے۔ . . شکلیں ہیں تو غیر اسلامی ہیں۔ پوشاکیں ہیں تو غیر اسلامی ہیں۔ کردار ہے تو الامان و الحفیظ۔ آخر وہ کون سا اسلام ہے جو یا علی کے ان ہنگامی نعروں کے سوا تم لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ تم نے وحی الٰہی کو بند کر کے خدا کی صفتوں کو معطل سمجھ لیا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ تم نے خاتم النبیین کے غلط معنی کر کے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات کو خدائی انعامات کا سد کرنے والا قرار دیا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم نے مسیح اسرائیلی کی آمد کے عقیدہ سے آنحضرت صلعم کی خیر امت کی توہین کا ارتکاب کیا ہے کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ تم نے مسیح محمدی کو جھٹلا کر قرآن مجید اور تمام رسولوں کی پیشگوئیوں کو جھٹلایا ہے کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ تمہاری دیانت اور امانت اسلامی معیار پر پوری نہیں اترتی۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔

کہ تم نے مسجدوں کی مقدس بارگاہوں کو فرقہ پرستی کے منحوس لیکچروں کی چوپالیں بنا رکھا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ تمہیں دشمنان اسلام کی دیویوں اور دیوتاؤں نے اسلام کی آغوش سے چھین کر اپنی ذکی بھینٹ چڑھا دیا ہے۔

اگر یہ سب کچھ سچ ہے۔ تو پھر خدارا سوچیئے کہ آپ کو کس مقدس نبی نے جنم دیا تھا اور کس پاکیزہ شریعت نے ایمان و عرفان کا دودھ پلا کر پروان چڑھایا تھا۔ کیا اس رحمۃ للعالمین رسول کے احسانوں کا یہی بدلہ ہے۔ جو آئے دن آپ لوگ احمدیت کی مخالفت سے چکا رہے ہیں۔ کیا اسکی شبانہ روز کی محنتوں کا یہی پھل ہے۔ جو آپ لوگ غیر اسلامی افعال میں پیش کر رہے ہیں۔ کچھ تو غور کیجئے اور وقت کو پہچانیئے۔ اگر تم آج امام دوراں اور مہدی معہود کی شناخت سے محروم ہو کر خدا اور رسول کے دشمن بنے رہے۔ تو پھر قیامت کے روز اپنے خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ جس دن سے ڈرو جب کہ تمہارے اعمال کا محاسبہ اس ملیک مقتدر کے ہاتھ میں ہوگا جس کے ترازو میں سچائی اور جھوٹ کو وزن کیا جاتا ہے

بقیہ صفحہ ۵: ۔ تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اپنی مالی حیثیت کے مطابق تبلیغی مشنوں کو چلانے کی توفیق رکھتے ہیں۔ پاکستان کے موجودہ وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان بھی احمدی ہیں۔ ہندوستان اور اسلامی ممالک میں جماعت کا کام مسلمانوں میں اسلامی زندگی کی نئی روح پیدا کرنا ہے۔ افریقہ میں جماعت احمدیہ اور عیسائی مشنوں میں ایک جنگ جاری ہے۔ احمدی مشن وہاں یقینی طور پر کامیابی حاصل کر رہے ہیں امریکہ کے مشنوں کا صدر مقام شکاگو ہے۔ اور دوسرے شہروں نیویارک پیٹسبرگ اور دیگر مقامات پر بھی مشن قائم ہیں۔ یورپ کے قریباً تمام ممالک میں جماعت کے مشن موجود ہیں۔ لندن۔ گلاسگو۔ زیورک پیرس۔ ہیگ۔ میڈرڈ اور فلورنس میں مشن کام کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ یورپ اور امریکہ میں اسلام کا پروپیگنڈا اس رنگ میں کر رہی ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات موجودہ مغربی تعلیمیافتہ دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر سکیں

گذشتہ سال سے جرمنی میں بھی جماعت کا مشن کھل چکا ہے۔ جو کہ ہیمبرگ میں عبد اللطیف کی زیر قیادت کام کر رہا ہے اس سوال کے جواب میں کہ مستقبل میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے کیا امکانات ہیں۔ عبد اللطیف نے حضرت احمد کی پیشگوئی کہ ۳۰۰ سال کے عرصہ میں اسلام دنیا کا اصلی اور واحد مذہب ہوگا کی طرف اشارہ کیا

بقیہ صفحہ ۳

چلی جائیگی۔ اس لئے گذشتہ ایام میں سب سے پہلا نکاح قادیان میں ہوا تھا۔ اور اب یہ دوسرا نکاح چوہدری سعید احمد صاحب کا سیٹھ خیر الدین صاحب آف لکھنؤ کی صاحبزادی کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے سیٹھ صاحب بڑے مخلص نیک اور اعلیٰ قربانی کرنے والے مخلص ہیں اور وہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ بھی ہیں پارٹیشن کے بعد جب کہ میں نے مالی مشکلات کے پیش نظر چندوں کے اضافہ کی تحریک کی تھی تو انہوں نے اپنی آمد کے تیسرے حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ اور دریافت کرنے پر پتہ چلا ہے۔ کہ وہ اس وقت سے مسلسل ۔/۵۰۰ سے ہزار روپیہ تک ماہوار چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لہذا امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور بابرکت ہوگا۔ سیٹھ خیر الدین صاحب نے اپنی اور اپنی لڑکی کی طرف سے مفتی محمد صادق صاحب کو ولی مقرر کیا ہے اور سعید احمد صاحب نے اپنے والد چوہدری فیض احمد صاحب کو جو یہاں ہی مقیم ہیں ولی مقرر کیا ہے۔ لہذا میں اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور پرنور نے مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور بعد میں لمبی دعا فرمائی۔ (چوہدری محمد شجاعت علی، احمدی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ حلقہ لاہور شہر)

درخواست دعا: میری امی اور میرا ننھا بھائی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
حمید احمد جماعت چہارم لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ کے لئے امیدواروں کی درخواستیں درکار ہیں۔ جنکو پرمننٹ وے انسپکٹرز کی تربیت دی جائے گی۔ سات اسامیاں موجود ہیں (جن میں سے ایک شیڈیول کاسٹ کے لئے مخصوص ہے) قابلیت۔ میٹریکولیشن (سیکنڈ ڈویژن) جونیئر کیمبرج۔ ڈپلوما۔ اگزیمینیشن انجینئرنگ سن کالج لاہور یا اسکے برابر ریاضی میں پرائی تسلی ضروری قابلیت ہے۔

عمر:۔ یکم ۲۰ء کو ۱۸ سے ۲۲ سال تک ہونی چاہیئے (۱) شیڈیول کاسٹ (۲) شمال مغربی سرحدی اور اضلاع پنجاب، ڈیرہ غازی خاں کے قبائلی علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کی صورت میں تین سال عمر کی رعایت دی جائے گی۔ ایسے علاقے کے امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر کا سارٹیفکیٹ پیش کریں۔ جس میں ان کی جائے پیدائش کی تصدیق ہو۔

تین سال کی تربیت ختم ہونے پر امیدوار -/۱۲۵ مشاہرہ اور سکیل ۲۲۵-۱۰-۲۵ پر اسسٹنٹ وے انسپکٹر کی اسامی کا حقدار ہوگا۔ مہنگائی اور دوسرے الاؤنس علاوہ ازیں ہوں گے۔ دوران تربیت میں ان کو -/۷۰ روپیہ -/۸۰ روپیہ اور -/۹۰ روپیہ ماہوار پہلے دوسرے اور تیسرے سال کیلئے بالترتیب الاؤنس دیا جائیگا۔ ٹریننگ کے لئے سکول میں داخلہ سے پہلے امیدوار کو مندرجہ ذیل رقوم بطور سکیورٹی داخل کرانا ضروری ہیں ضبطی وغیرہ کے قواعد اقرارنامہ میں جس پر امیدوار اور اسکے والد یا گارڈین کے دستخط ہونا ضروری ہیں درج ہیں۔

(۱) سکیورٹی ڈیپارٹمنٹ -/۱۰۰ روپیہ
(۲) میس سکیورٹی -/۳۰ روپیہ
(۳) اسٹام برائے اقرارنامہ ۰-/۱ روپیہ

درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ مقررہ فارم پر جو -/ا روپیہ (شیڈیول کاسٹ اور مندرجہ بالا علاقے کے امیدواروں کیلئے -/۴ آنے) میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہو سکتی ہیں جنرل منیجر پرسونل نارتھ ویسٹرن ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور کے پتہ پر آنی چاہئیں گورنمنٹ کے ملازم اور ان ریاستوں کے ملازم جنکا پاکستان سے الحاق ہو چکا ہے بذریعہ محکمہ درخواست بھیجیں۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۵۰ء ہے۔ تمام امیدواروں کو جو پہلے گورنمنٹ کی ملازمت میں نہیں ہیں پہلے ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں جو محکمہ بحالیات اور ایمپلائمنٹ نے مقرر کیا ہے۔ اپنے نام درج کروانا ہوگا۔

(جنرل منیجر (پرسونل))

نظامِ سلسلہ کے ساتھ تعاون کے دلچسپ اعداد و شمار

جس طرح موتیوں کی لڑی میں موتیوں کو پرونے کے لئے دھاگہ کی ضرورت ہوتی ہے بعینہ جماعتی نظاموں کو قائم رکھنے کے لئے مرکز سے وابستگی کے بغیر گزارہ نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت بہت زیادہ منظم ہے لیکن یہ تنظیم اتنی مکمل نہیں جتنی کہ الٰہی جماعتوں کی ہونی چاہیئے۔

وکالت تجارت بھی ایک مرکزی ادارہ ہے جسکے ساتھ تعاون ہر فرد جماعت کا فرض ہے اس ادارہ کو احباب جماعت سے اور خصوصاً تجار سے شکایت ہے کہ وہ اس کے ساتھ تعاون کا وہ نمونہ نہیں دکھا رہے جو الٰہی جماعتوں کے افراد کو دکھانا چاہیئے۔

چنانچہ اس بات کے ثبوت میں ہم گذشتہ ۶ ماہ کے خطوط کے اعداد و شمار لیتے ہیں۔ جو ہم نے احباب کو لکھے اور اس کے مقابل جتنے جواب ہمیں موصول ہوئے۔

نومبر میں ۸۸ خط لکھے گئے۔ لیکن ان کے مقابل صرف قریباً ۴۰ آیا، ۲ خط واپس آئے۔
دسمبر میں ۶۵ خط لکھے گئے۔ لیکن جوابات صرف ۲۰ آئے۔
جنوری میں ۹۷ خط لکھے گئے لیکن جوابات ۲۰ کے قریب آئے۔
فروری میں ۱۸۶ خط لکھے گئے۔ لیکن جوابات صرف ۱۰۰ آدمیوں نے دیئے۔
مارچ میں ۲۴۴ خط لکھے گئے۔ لیکن جوابات ۱۱۵ نے دیئے۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار کی روشنی میں ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ سے تجار اور عہدیداران جماعت مرکزی اداروں کے ساتھ تعاون کو زیادہ کریں گے۔ اور خطوط کے جوابات جلد اور بروقت دیں گے۔

وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ

مجالس خدام الاحمدیہ ــــــ شعبہ مال

ایک ضروری اعلان

اس وقت یہ دستور ہے۔ کہ مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے چندہ کا نصف حصہ مرکز میں آتا ہے۔ اور نصف مقامی ضروریات کے لئے رکھا جاتا ہے۔

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۵۰ء کو مجلس عاملہ مرکزیہ کا ایک اجلاس بموجودگی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منعقد ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مرکز کے اخراجات چونکہ بڑھ رہے ہیں۔ اسلئے آئندہ ہر مجلس کے چندہ کا ۳/۴ حصہ مرکز میں آنا ضروری ہے۔ مجالس مقامی اپنے مقامی اخراجات کے لئے بقیہ ۱/۴ رکھ سکتی ہیں ــــ اسلئے جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا ہے کہ مجالس اپنے بجٹ کا ۳/۴ حصہ مرکز میں بھجوایا کریں انہیں ۱/۴ حصہ رکھنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس کا حساب بھی پوری باقاعدگی سے رکھنا ضروری ہوگا تا بوقت پڑتال کوئی دقت پیش نہ آئے ــــ یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مجالس کی طرف سے وصول شدہ چندہ کا ۳/۴ حصہ نہیں۔ بلکہ جسقدر چندہ وصول ہونا چاہیئے اسکا ۳/۴ حصہ مرکز میں آنا ضروری ہے اگر کوئی مجلس کم وصول کرتی ہے۔ تو وہ اسکی خود ذمہ دار ہے ــــ امید ہے قائدین مجالس اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دینگے۔ تا مرکز کے کام میں پوری باقاعدگی سے چلتے رہیں۔

(منتظم ہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دواخانہ خدمت خلق

شباکن:۔ بخار کو کونین کے بغیر توڑنے والی دوا اور کونین کے نقصانات سے بالکل پاک قیمت یکصد گولی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

شفائی:۔ پرانے بخار جو ہڈیوں میں داخل ہو گئے ہوں اور جگر اور تلی پر اثر ہو گیا ہو۔ شباکن کیساتھ اس دوائی کا استعمال ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار دور ہو جاتا ہے قیمت پچاس گولیاں دو روپے۔

محبوب جگر:۔ جگر کو طاقت دینے اور اس کا فعل درست کرنے اور خون پیدا کرنے کی مفید گولیاں۔ بہت سی امراض جگر کے ضعف سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت ایک درجن ۳ آنے

جوشاندہ جگر:۔ جگر کی خرابیوں کا بہترین جوشاندہ ہے جگر کو سدوں سے صاف کر دیتا ہے۔ اور خون کی صفائی میں بہت مفید ہے سستی اور جسم ٹوٹنے رہنے کی تکلیف ہو۔ تو سمجھئے جگر خراب ہے۔ قیمت ایک خوراک دو آنے

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ سٹال نمبر ۸ سے خرید فرمائیں نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر بھی مل سکتے ہیں

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

طبیہ عجائب گھر کے مرکبات

سپاری پاک لیکوریا اور ماہواری ہونوں کی زیادتی کا مجرب علاج قیمت نصف پاؤ تین روپے۔ اکسیر کی اکسیر دوا ایکماہ کورس ۵ روپے۔ ذیابیطس کی بھی مفید دوا ایکماہ کورس دو روپے سونے کی گولیاں۔ پیشاب کی تمام بیماریوں کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کورس سات روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو سرائے سلطان اور اندرون بادامی باغ دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۱۵-۴ بجے پر چلتی ہے

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر الاشتہار)

زود جام عشق مردانہ طاقت کی خاص دوا قیمت ایک ماہ پندرہ روپے۔ صندلین مصفی خون ۲ روپے تریاق اطفال جیسی ۲/۸ روپے رسالے مفت منگوائیں۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جنوبی افریقہ کو برطانیہ سے مزید قرض کی ضرورت نہیں ہوگی

ملک کا اسٹرلنگ ذخیرہ ۸۰،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہے

لنڈن ۲۲ اپریل جوہنسبرگ سے اس طرح کی اطلاع موصول ہونے کے بعد لنڈن میں عام طور پر اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اب جنوبی افریقہ کو برطانیہ سے ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ مزید قرض لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کہا جاتا ہے کہ نومبر میں پہلا قرضہ لینے کے بعد سے جنوبی افریقہ کی مالی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ ملک میں قیمتیں بڑھنے کا رجحان روک دیا گیا ہے۔ اور سمندر پار کی تجارت میں کچھ توازن بھی قائم ہو گیا ہے۔

جنوبی افریقہ کا اسٹرلنگ ذخیرہ جو چند مہینے پیشتر تقریباً ختم ہو چکا تھا اب ۸۰،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ ہے اور اس کے علاوہ ریزرو بنک کے پاس ۶۰،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کا سونا بھی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ خزاں میں امریکہ سے ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ ڈالر کے قرضہ کی جو بات چیت مکمل ہو گئی تھی اسے بھی جنوبی افریقہ کو لینے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ (اسٹار)

رحمت اللہ شکسپیر کے تہوار میں شریک ہوں گے

لنڈن ۲۲ اپریل ہفتہ کے آخر میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر رحمت اللہ اور ان کی بیگم اسٹریٹفورڈ آن ایون میں شیکسپیر کے تہوار میں شریک ہوں گے ایک سرکاری دعوت میں مسٹر رحمت اللہ مہمانوں کے جام صحت کا جواب بھی دیں گے۔ (اسٹار)

عرب فلسطین کا اردن سے الحاق

تحریک کے خلاف فوری مصری ردعمل

لنڈن ۲۲ اپریل ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ اس یقین کے متعلق مصری ردعمل کی اطلاع دیتے ہوئے کہ شاہ عبداللہ عنقریب عرب فلسطین کے اردن سے الحاق کا اعلان کرنے والے ہیں۔ رقمطراز ہے کہ ان . . . .

. . . .

. . . .

. . . انتہا پسند معترضین کا کہنا ہے کہ شاہ عبداللہ کو اس کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ اگرچہ یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ انہیں قبضہ کرنے سے روکا کیونکر جائے

نامہ نگار مذکور نے مزید کہا ہے کہ دوسرے مبصرین جن کو زیادہ اثر نہیں ہے کہتے ہیں کہ اصل معاملہ یہ ہے کہ فلسطین کے جس قدر حصہ کو مزید صیہونی اقتدار میں جانے سے بچانا ممکن ہے بچایا جائے اور اس کی صورت یہی ہے کہ فلسطین کا بچا ہوا حصہ کسی دوسرے عرب ملک کے سایہ میں پناہ لے۔ یہ ملک صرف اردن ہی ہو سکتا ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک روز فلسطین

ظفر اللہ آج کراچی پہنچ رہے ہیں

لنڈن ۲۲ اپریل وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو لیک سکیس سے واپس جاتے ہوئے یہاں دو دن سے مقیم ہیں آج کراچی طیارہ سے واپس پہنچ رہے ہیں لنڈن میں انہوں نے آج بعض اہم ملاقاتیں کی ہیں (اسٹار)

بجٹ کے مباحثہ میں لیبر حکومت کی شکست کا امکان

دو مہینے میں انتخابات کا قیاس

لنڈن ۲۲ اپریل منگل کے دن بجٹ میں پٹرول کی قیمت میں اضافہ اور تجارتی گاڑیوں کی خریداری کے ٹیکس میں اضافہ کے اعلان کی وجہ سے یہاں یہ قیاس قوی ہو گیا ہے کہ آئندہ بدھ کو اس بحث کے موقع پر دارالعوام میں لیبر حکومت کی شکست ممکن ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قدامت پسند طبقہ اس موقعہ پر حکومت سے ڈویژن کا اصرار کرے گا اور اس میں لبرل پارٹی بھی پوری حمایت حاصل ہوگی۔ لیکن موجودہ حالات میں اگر مسٹر ایٹلی کو شکست ہو بھی گئی تو مسٹر چرچل کی حیثیت ان سے زیادہ مضبوط نہیں ہوگی اور انہیں بالآخر پھر انتخاب کرانا ہوگا۔ لیکن سوشلسٹوں کے برسراقتدار ہونے کے بعد سے اس وقت نئے انتخابات کا امکان سب سے زیادہ قوی ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس

کلکتہ ۲۲ اپریل۔ مشرقی و مغربی بنگال اور آسام کے چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس جس میں ریاست تری پورہ کے چیف کمشنر بھی شامل ہیں آج پھر جاری رہی۔ پاکستانی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم کلکتہ اور ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم ڈھاکہ نے بھی شمولیت کی مختلف موضوعات پر غور کے لئے کانفرنس مختلف گروپوں میں بٹ گئی۔

. . . م کی عرب نوعیت بھی بحال ہوگی یہ چاہتے ہیں کہ یہ الحاق اس طرح ہو کہ عرب فلسطین کو اس کے عوام کے نام پر کچھ عرصہ تک۔ تو بیت میں رکھا جائے۔ اور اردن میں ختم نہ کر دیا جائے۔ (اسٹار)

ٹریسٹ کے مسئلہ پر اٹلی اور یوگوسلاویہ میں سمجھوتہ ہو جائے گا

ٹیٹو اور سفورزا کے بیانات

لنڈن ۲۲ اپریل (ریڈیو سے) ٹریسٹ کا مشہور مقام پھر لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔ اس شہر کے مستقبل پر پہلے ٹائمز کے نامہ نگار مقیم بلغراد نے مارشل ٹیٹو سے ایک انٹرویو شائع کیا۔ اور پھر میلان میں اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ سفورزا نے اس مسئلے پر تقریر کی۔

مختصر میعاد کا نیا تجارتی معاہدہ

کراچی ۲۲ اپریل۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک ایسا معاہدہ طے پا گیا ہے جس کی رو سے خاص انتظامات کے تحت بعض اشیاء کی تجارت پھر کھل جائیگی دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے کہ دونوں مملکتوں کے مابین ایک محدود دائرے میں تجارت بحال کرنے سے متعلق سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ دونوں مملکتوں کے نمائندوں کے دستخطوں سے ایک مشترکہ اعلان جاری ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ معاہدہ ۳۰ جولائی تک کیلئے کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے پاکستان نے پٹ سن کی آٹھ لاکھ گانٹھیں دینے کی رضامندی ظاہر کی ہے بھارت نے اس کے عوض میں پٹ سن سے تیار شدہ اشیاء سوتی کپڑا۔ فولاد اور سرسوں کا تیل دینا منظور کیا ہے مشترکہ اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ کرنسی کی مشکلات سے بچنے کے لئے دونوں حکومتوں نے عارضی طور پر منظور کیا ہے کہ لین دین کا حساب تجارتی حساب میں کیا جائے۔ اس فیصلے کے لئے الگ حساب کھولا جائے گا۔ مقصد تجارت کا توازن برقرار رہے۔

پنڈت نہرو کی مصروفیات

کراچی ۲۲ اپریل۔ بھارت کے پردھان منتری پنڈت جواہر لال نہرو جو قیام پاکستان کے بعد پہلی دفعہ اقلیتوں کے تحفظ کے متعلق دونوں وزرائے اعظم کے معاہدے کو عملی جامہ پہنانے سے متعلق تجاویز پر سوچنے والی مشترکہ کانفرنس میں شرکت کیلئے ۲۶ مئی کو دو روز کیلئے کراچی تشریف لا رہے ہیں۔ یہاں بڑے مصروف دن گذاریں گے۔ آپ گورنر جنرل کے مہمان ہوں گے اس قیام کے دوران میں گورنر جنرل کی طرف سے ان کو ایک ضیافت دی جائے گی۔ خان لیاقت کی طرف سے ایک ڈنر اور وزارت خارجہ کی طرف سے ایک ایٹ ہوم دیا جائے گا آپ کے ہمراہ آپ کی صاحبزادی اندرا بھی ہوں گی

مارشل ٹیٹو اور کاؤنٹ سفورزا دونوں نے اٹلی اور یوگوسلاویہ کے درمیان مفاہمت کے لئے مصالحانہ انداز میں گفتگو کی۔ بہر حال مارشل ٹیٹو نے مختلف مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے ٹریسٹ کا مختصر الفاظ میں تذکرہ کیا۔ لیکن کاؤنٹ سفورزا نے یوگوسلاویہ اور اٹلی کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے پر زور دیا اور ایسے طریقے بتائے۔ جن سے ٹریسٹ کے مسئلے پر ایک ایسا سمجھوتہ ہو سکتا ہے جس سے دونوں ملکوں کے تعلقات کو بہتر بنانے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔

کاؤنٹ سفورزا نے کہا ہم تیار ہیں کہ ٹریسٹ کے مسئلہ پر یوگوسلاویہ کے ساتھ براہ راست بات چیت کریں۔ یہ بات چیت برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے اس اعلان کی بنیاد پر ہونی چاہیے جو ۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء کو شائع کیا گیا تھا اور جس میں کہا گیا تھا کہ ٹریسٹ کے دونوں علاقے اٹلی کو واپس کئے جائیں بہرحال کاؤنٹ سفورزا نے کہا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ اعلان ایک حکم کی حیثیت رکھتا ہے جسے یوگوسلاویہ فوراً مان لے۔ آپ نے اشارہ کیا کہ یوگوسلاویہ کے بعض علاقائی تبدیلیوں سے فائدہ ہو سکتا ہے نیز آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ٹریسٹ ایک بین الاقوامی بندرگاہ بن جائے۔

کاؤنٹ سفورزا نے یہ بھی کہا کہ معاشی معاہدے سیاسی اختلافات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اس لئے یوگوسلاویہ کو اٹلی سے معاشی تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔

مارشل ٹیٹو نے اٹلی سے زیادہ گہرے تعلقات کے قیام رجائی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے دونوں ملکوں میں معاشی تعاون بڑھے گا۔ آپ نے اس یقین کا اعلان کیا کہ ٹریسٹ کے مسئلے کا کوئی حل نکل آئے گا۔ جس سے اٹلی اور یوگوسلاویہ کے درمیان تعاون میں آسانی ہو جائے گی۔ لیکن ٹریسٹ کا مسئلہ بذات خود کوئی بہت بڑا اہم مسئلہ نہیں۔

حکومت برطانیہ کی دعوت منظور

کراچی ۲۲ اپریل۔ خان لیاقت وزیر اعظم پاکستان اور بیگم لیاقت علی خاں نے حکومت برطانیہ کی یہ دعوت منظور کر لی ہے کہ واشنگٹن کو جاتے ہوئے وہ حکومت برطانیہ کے مہمان ہوں گے۔ آپ ۹ مئی کی صبح کو روانہ ہو رہے ہیں۔